بسم اللہ الرحمن الرحیم

آن لائن بروکری کے کام کی ایک ناجائز صورت

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک آنلائن کمپنی میں بطورِبروکر کام کرنا چاہتا ہے، کام کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ زید کمپنی کی مختلف پروڈکٹس کی تصاویر اور مقررہ قیمتِ فروخت اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس (فیسبک، انسٹاگرام وغیرہ) پرلگائے گا اورجب وہاں سے کوئی آرڈر آئے گا توزید کسٹمر کو بتادے گا کہ میں اس کمپنی کی طرف سے بطورِبروکر کام کررہا ہوں، آپ کے اس آرڈر کے لئے میں نے آپ کا نام ونمبر وغیرہ کمپنی کو سینڈ کردیا ہے، کمپنی آپ سے رابطہ کرلے گی، زید کسٹمر سے کوئی رقم نہیں لے گا، خرید وفروخت کا سارا معاملہ کمپنی خود کرے گی، زید کو کمپنی کی طرف سے ہر پروڈکٹ کی قیمت خرید اور فروخت بتادی جائے گی اور قیمت خرید سے جتنا زیادہ نفع ہوگا، اس میں سے 50 فیصد نفع کمپنی کا ہوگا اور 50 فیصد نفع زید کو ملے گا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ زید مذکورہ طریقہ کار کے مطابق اس کمپنی میں بطورِبروکر کام کرسکتا ہے یا نہیں؟ نیز زید کمپنی کو 1000 روپیہ فیس بھی جمع کروائے گا، جس کے عوض کمپنی زید کو ایک تحریری اجازت نامہ دے گی، تاکہ زید اس کمپنی کی طرف سے بطورِبروکر کام کرسکے، اور زید کو کمپنی کی اشیاء کی قیمتِ خرید اور فروخت پر مشتمل ایک لسٹ بھی دی جائے گی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کمپنی کی طرف سے بروکر بننے کے لئے زید ایک ہزار روپیہ فیس دے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں دے سکتا تو اس کا کوئی درست حل بھی ارشاد فرمادیں۔

جواب

سوال کا جواب جاننے سے پہلے ایک شرعی اُصول سمجھ لیں کہ جب کوئی شخص بطورِبروکر کسی کا سامان فروخت کروانے میں محنت وبھاگ دوڑ کرے اور اس سامان کو بکوادے تو وہ اجرتِ مثل (اس کام پر مارکیٹ میں جتنی کمیشن رائج ہو) کا مستحق ہوتا ہے، اجرتِ مثل سے زیادہ رقم لینا اس کے لئے جائز نہیں ہوتا۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کو کمپنی کی طرف سے ملنے والی کمیشن اگر اجرتِ مثل سے زائد ہے تو زید کا کمپنی کیساتھ اتنی کمیشن کیساتھ معاہدہ کرنا، جائز نہیں ہے۔ اور اگر زید کو کمپنی کی طرف سے ملنے والی کمیشن اجرتِ مثل کے برابر ہے تو تب بھی زید کا کمپنی کیساتھ مذکورہ طریقہ کار کے مطابق معاہدہ کرنے میں ایک شرعی خرابی پائی جارہی ہے کہ کمپنی میں کام کرنے لئے زید کو ایک ہزار روپیہ فیس دینا پڑے گی، اور زید یہ فیس اس لئے دے گا کہ اس کو کمپنی کی طرف سے بطورِبروکر کام کرنے کا اجازت نامہ مل جائے یعنی زید یہ رقم اپنا کام نکلوانے کے لئے دے گا اور شرعی طور پر اپنا کام بنانے کے لیے صاحبِ امر کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے، اور رشوت کا لین دین اسلام میں ناجائز وحرام اور باعثِ لعنت فعل ہے۔

جائز طریقہ: زید اگر اس کمپنی میں بطورِبروکر کام کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی کمیشن اجرتِ مثل مقرر کرے، اور کمپنی میں بطورِبروکر کام کرنے

کے لئے دی جانے والی فیس بھی ختم کروائے کہ شرعی طور پر یہ رقم رشوت ہے۔

بروکر صرف اجرتِ مثل کا مستحق ہوتا ہے، چنانچہ فتاوٰی قاضی خان، الاشباہ والنظائر لابن نجیم، فتاوٰی عالمگیری اور محیطِ برہانی میں ہے:

واللفظ للمحیط "في الدلال والسمسار یجب أجر المثل وماتواضعوا علیه أن من کل عشرة دنانیر کذا، فذلك حرام علیهم"

ترجمہ: دلال اور سِمسار (مختلف بروکرز کے اجارے) میں اجرتِ مثل واجب ہوتی ہے اور وہ جو یہ شرط لگاتے ہیں کہ ہر دس دینار میں اتنے دینار دینے ہوں گے، تو یہ حرام ہے۔ (محیطِ برھانی، کتاب، جلد7، صفحہ 485، دار الکتب العلمیہ بیروت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں "اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوا دوش میں اپنا زمانہ صرف کیا، تو صرف اجر مثل کا مستحق ہوگا، یعنی ایسے کام میں اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے، اس سے زائد نہ پائے گا، اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو۔" (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ 453، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

رشوت کی تعریف کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

"الرشوة بالکسر: مایعطیه الشخص للحاکم وغیره لیحکم له اویحمله علی مایرید"

ترجمہ: رشوت (راء کے زیر کے ساتھ): وہ چیز جو کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو اس غرض سے دیتا ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کرے یا اسے اس کام پر آمادہ کرے جو وہ چاہتا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب القضاء، جلد5، صفحہ 362، دار الفکر، بیروت)

اپنا کام بنانے کے لئے جو کچھ دیا جائے وہ رشوت ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں "رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے رشوت ہے، یوہیں (یونہی) جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے۔" (فتاوٰی رضویہ، جلد23، صفحہ 597، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فقیہ عصر، حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی دامت برکاتہم العالیہ اسی طرح کی کمپنیوں کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کے ناجائز ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ **فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے، جو یقیناً حرام ہے**، وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحبِ امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے **اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔**" (ماہنامہ اشرفیہ، شمارہ مئی 2008ء، صفحہ 38)

رشوت دینے اور لینے والے دونوں شخصوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی، چنانچہ سنن ابی داوَد میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم الراشی والمرتشی"

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔ (سنن ابی داود، باب فی کراھیۃ الرشوۃ، جلد 3، صفحہ 300، المکتبۃ العصریہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0210

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1447ھ/26 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net